منگل
۳- جنوری ۱۹۹۵ء

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ
الفضل ربوہ
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد ۴۵-۸۰ نمبر ۳ | منگل-۳۰ رجب-۱۴۱۵ھ، ۳-صلح ۱۳۷۴ھش ۳-جنوری ۱۹۹۵ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تزکیہ نفس کے واسطے صحبت صالحین بہت مفید ہے

کلام الٰہی میں ہے (-) اس نے نجات پائی جس نے اپنے نفس کا تزکیہ کیا- تزکیہ نفس کے واسطے صحبت صالحین اور نیکوں کے ساتھ تعلق پیدا کرنا بہت مفید ہے- جھوٹ وغیرہ اخلاق رذیلہ دور کرنے چاہئیں اور جو راہ پر چل رہا ہے اس سے راستہ پوچھنا چاہئے اپنی غلطیوں کو ساتھ ساتھ درست کرنا چاہئے- جیسا کہ غلطیاں نکالنے کے بغیر املا درست نہیں ہوتا ویسا ہی غلطیاں نکالنے کے بغیر اخلاق بھی درست نہیں ہوتے- آدمی ایسا جانور ہے کہ اس کا تزکیہ ساتھ ساتھ ہوتا رہے تو سیدھی راہ پر چلتا ہے ورنہ بھٹک جاتا ہے-

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

اہل اللہ کہتے ہیں کہ جب انسان عابد کامل ہو جاتا ہے اس وقت اس کی ساری عبادتیں ساقط ہو جاتی ہیں- پھر خود ہی اس جملہ کی شرح کرتے ہیں کہ اس سے یہ مطلب نہیں ہے کہ نماز روزہ معاف ہو جاتا ہے نہیں بلکہ اس سے یہ مطلب ہے کہ تکالیف ساقط ہو جاتی ہیں یعنی عبادات کو وہ ایسے طور پر ادا کرتا ہے جیسے دونوں وقت روٹی کھاتا ہے وہ تکالیف مدرک الحلاوت اور محسوس اللذّات ہو جاتی ہیں- پس ایسی حالت پیدا کرو کہ تمہاری تکالیف ساقط ہو جائیں اور پھر خدا تعالیٰ کے اوامر کی تعمیل اور نہی سے بچنا فطرتی ہو جاوے-

(ملفوظات جلد سوم ص ۲۶۹)

غیبت کے مقابلہ کا طریق یہ ہے کہ اپنے تعلقات کو دوسروں سے محبت کے طریق پر استوار کریں

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

کئی طرح سے ہم غیبت کا مقابلہ کرسکتے ہیں ان میں ایک یہ مثبت طریق ہے کہ اپنے تعلقات کو دوسروں سے محبت کے طریق پر استوار کریں اور نظام جماعت سے بھی محبت پیدا کریں اور جو نظام جماعت چلانے والے ہیں ان سے ادب اور محبت کا رشتہ باندھیں یہ سوچ کر کہ ہم تو آزاد ہیں- ہمارا بہت سا وقت اپنے ذاتی معاملوں میں خرچ ہو رہا ہے- یہ شخص دین کی خاطر بندھا ہوا ہے- اس سے تعلق رکھنا اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کا موجب ہو گا- خدا کی رضا حاصل کرنے کا ذریعہ بن جائے گا- کیونکہ ہم خدا کی خاطر اس سے تعلق رکھ رہے ہیں- یہ اگر سوچ کر بالارادہ انسان اپنی اپنی جماعت میں اپنے عہدہ داروں کا احترام کرے خواہ وہ چھوٹے ہوں اور ان سے محبت کا طریق اختیار کرے خواہ ان سے طبعاً محبت نہ پیدا ہوتی ہو- مگر بعض دفعہ احترام محبتوں میں بدل جاتے ہیں- اور بعض دفعہ محبتیں احترام پیدا کرتی ہیں- یہ دونوں طبعی طور پر ایک دوسرے سے لازم و ملزوم ہیں- ان معنوں میں وہ بے ساختہ بے اختیار محبت نہیں جو ایک جلوہ حسن سے پیدا ہوتی ہے- وہ محبت جو بعض حسینوں کے تعلق اور واسطے سے پیدا ہوتی ہے- میں اس کی بات کر رہا ہوں- اگر کسی شخص سے محبت ہے تو اس سے تعلق والوں سے بھی ایک محبت ہوتی ہے- وہ ذاتی طور پر محبت کا مستحق نہ بھی ٹھہرے لیکن جس حسین کی یاد سے وہ وابستہ ہے اس کے ساتھ ایک محبت ہونا ایک طبعی امر ہے- چنانچہ مجنوں کے عشق کی دلیل میں سب سے بڑی دلیل یہ پیش کی جاتی ہے کہ مجنوں کو لیلیٰ کے کتے سے بھی پیار تھا- اور یہ امر واقعہ ہے اس میں کوئی شک نہیں- کہ جب محبت پاگل ہو جائے اتنی بڑھ جائے کہ اس میں دیوانگی آجائے تو ایسے شخص کے ساتھ تعلق رکھنے والی ہر چیز سے محبت ہو جاتی ہے- اور اس پر انسان کا اختیار نہیں رہتا- تو جب میں محبت کہہ رہا ہوں تو آپ کو کوئی منافقت کی تعلیم نہیں دے رہا- میں آپ کو گہری حقیقت بتا رہا ہوں کہ محبت حقیقتاً واسطہ بالواسطہ بھی اپنے اثر دکھاتی اور جلوے دکھاتی ہے- اسی لئے میں نے کئی دفعہ آپ کے سامنے (رفقاء) کی مثال رکھی-

(از خطبہ ۱۸-۱۱-۹۴)

درخواست دعا

- محترم میاں غلام احمد صاحب امیر ضلع گوجرانوالہ بعارضہ انتڑیوں کی تکلیف CMH کھاریاں میں مورخہ ۳۰-۱۲-۹۴ سے داخل ہیں- وہاں ان کا انتڑیوں کا اپریشن ہوا ہے- اور پیشاب کی بھی تکلیف ہے- ان کی مکمل شفایابی کے لئے احباب سے درخواست دعا ہے-
- مکرم منور احمد چوہدری دل کی تکلیف سے جرمنی میں بیمار ہیں- ان کا اپریشن مورخہ ۱۶-۱-۹۵ کو متوقع ہے- اپریشن کی کامیابی اور صحت کے لئے درخواست دعا ہے-
- مکرم چوہدری غلام رسول صاحب دار الحمد مسلم ٹاؤن لاہور شدید بیمار ہیں- چل پھر نہیں سکتے-
- محترم امتہ السلام صاحبہ اہلیہ مکرم ڈاکٹر مرزا عبد الرؤف صاحب سمن آباد لاہور شدید بیمار ہیں- اور سخت تکلیف میں ہیں-

اللہ تعالیٰ ان سب کو شفاء کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے-

ولادت

- مکرم منظور احمد قریشی صاحب دار العلوم وسطی ربوہ لکھتے ہیں-

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ۳۰- دسمبر ۹۴ء کو میری پوتی عزیزہ امتہ الرفیق راحت صاحبہ اہلیہ مکرم ڈاکٹر ناصر عتیق احمد صاحب کے ہاں کینیڈا میں دوسرا لڑکا تولد ہوا- جس کا نام حافظ اسد احمد تجویز کیا گیا ہے- نومولود مکرم ڈاکٹر محمد حفیظ خان صاحب کا پوتا اور ڈاکٹر لطیف احمد قریشی صاحب ربوہ کا نواسہ ہے- اسی دن میرے پوتے عزیزم ڈاکٹر محمد احمد محمود قریشی صاحب اور عزیزہ صالحہ عتیقہ کے ہاں انگلستان میں پہلا لڑکا فاطر احمد پیدا ہوا- یہ بچہ مایہ ناز سائنس دان اور ماہر فلکیات حافظ ڈاکٹر صالح محمد الہ دین صاحب سکندر آباد (انڈیا) کا نواسہ ہے- دونوں بچے وقف نو میں شامل ہیں- احباب ان کی درازی عمر کے لئے دعا کریں-

نیز یہ عاجز بھی کافی عرصہ سے علیل ہے میری صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے احباب سے دعا کی درخواست ہے-

برائیوں سے بچنے کے واسطے خدا تعالیٰ سے دعا کرو تا کہ بچے رہو

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ	قیمت دو روپیہ

۳- صلح- ۱۳۷۴ ہش ۳- جنوری ۱۹۹۵ء

معاشرے کو جنت نظیر بنائیں

ایک خطبہ میں حضرت امام جماعت الرابع (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) ہماری توجہ اس بات کی طرف مبذول کرواتے ہیں کہ اگر ہم اپنے معاشرے میں جنت پیدا نہ کر سکیں تو یقیناً ہم دوسروں کو بھی اس سمت نہیں لا سکتے۔ جب تک ہم خود اپنی زندگی کو بہتر نہ بنائیں اپنے معاشرے میں خوشگواری نہ پیدا کریں اس وقت تک ہم دوسروں کو اس بات کی ترغیب نہیں دے سکتے کہ وہ بھی ہماری طرح اپنے معاشرے کو بہتر بنائیں بلکہ ہم میں آ کر شامل ہو جائیں ہمارے معاشرے میں زندگی بسر کریں۔ لوگ دیکھتے ہیں۔ سوچتے ہیں اور پرکھتے ہیں اور جب تک انہیں یہ معلوم نہ ہو جائے کہ دوسرا معاشرہ جس میں ہمیں بلایا جا رہا ہے ہمارے معاشرے سے بہتر ہے اس وقت تک وہ اپنا معاشرہ چھوڑنے کے لئے تیار نہیں ہو سکتے۔ انہیں کیا پڑی کہ وہ ایک ویسے ہی معاشرے میں چلے جائیں جیسے معاشرے میں پہلے ہی زندگی گذار رہے ہیں۔

پس حضرت صاحب نے ہماری توجہ اس بات کی طرف مبذول کروائی ہے کہ ہمیں اپنے معاشرے کو بہتر بنانے کی ضرورت ہے۔ بہتر سے بہتر بناتے چلے جائیں۔ حتیٰ کہ یہ کہا جا سکے کہ ہمارا معاشرہ جنت نظیر ہے۔ جب لوگ ہمارے معاشرے کو اس صورت میں دیکھیں گے تو یقیناً ان کے دل میں یہ خواہش پیدا ہو گی کہ ہم بھی ایسی ہی اچھی زندگی گذاریں ہم بھی اس معاشرے میں داخل ہو جائیں اس معاشرے کی اچھی باتوں سے حصہ لیں۔

اسی سلسلے میں حضرت صاحب فرماتے ہیں کہ اگر ہم اپنی جماعت کی ترقی کی رفتار کو معیار بنا لیں تو ہمیں اس بات کا سمجھ آجانا مشکل نہ ہو گا کہ جہاں جہاں ہمارا معاشرہ بہتر ہے جہاں جہاں ہم لوگوں میں نیکی پائی جاتی ہے اور ہم ایک دوسرے کے ساتھ پیار اور محبت سے رہتے ہیں وہاں ہماری جماعت جلد جلد ترقی کرتی ہے اور جس جگہ پر آپس میں جھگڑے پائے جاتے ہیں۔ یعنی ہمارا معاشرہ اتنا اچھا نہیں ہے جتنا اچھا ہونا چاہئے۔ وہاں جماعت بھی نتیجتاً ترقی نہیں کرتی۔ گویا کہ ہمارا معاشرہ اور جماعت کی ترقی دونوں لازم ملزوم ہیں اور دونوں متوازی چلتے ہیں۔ جھگڑے ہیں تو ترقی رک گئی۔ جھگڑے نہیں ہیں تو ترقی ہو گی۔ اور یقیناً ہو گی۔ اور جتنا معاشرہ بہتر ہو گا اتنی ہی جماعت کی ترقی کی رفتار زیادہ ہو جائے گی۔

حضرت صاحب نے دنیا کی نظروں کو تبدیل کرنے کا جو نسخہ یہاں فرمایا ہے وہ یہ ہے کہ انسان تقویٰ اختیار کرے۔ کیونکہ دنیا کی نظریں اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہیں۔ وہ مقلب القلوب ہے۔ دلوں کو وہ بدلتا ہے۔ یہ کہ لوگ آپ کو اچھی نظر سے دیکھیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔ اگر آپ تقویٰ سے کام لیں اگر آپ کی زندگی متقیانہ ہو تو یقیناً اللہ تعالیٰ آپ کو پسندیدگی کی نظر سے دیکھے گا اور اگر وہ پسندیدگی کی نظر سے دیکھے گا تو دنیا کو بھی اس رخ پر آنے کا موقعہ ملے گا۔ دنیا بھی آپ کو پسندیدگی کی نظر سے دیکھے گی۔ آپ کو پتہ بھی نہیں چلے گا بلکہ لوگوں کو بھی پتہ نہیں چلے گا کہ آخر ہوا کیا۔ لیکن بات یہ ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کسی کو پسندیدگی کی نظر سے دیکھتا ہے تو ہر اچھے آدمی کو اسے پسندیدگی کی نظر سے دیکھنے کا موقعہ دیتا ہے۔ یہ تو ہم جانتے ہی ہیں کہ ہمارے دوست ہمیں پسندیدگی کی نظر سے دیکھتے ہیں اور ہمارے دشمن ہماری اچھی باتوں میں بھی کیڑے نکالتے ہیں۔ پس اگر ہم یہ چاہتے ہیں اور یقیناً ہم یہ چاہتے ہیں کہ ہم دنیا کے سامنے اچھے بن کر پیش ہوں تو ہمیں تقویٰ اختیار کرنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے تقویٰ کو دیکھے گا اللہ تعالیٰ ہمیں پسندیدگی کی نظر سے دیکھے گا۔ اور وہی پسندیدگی کی نظر ساری دنیا کو مل جائے گی۔ پس اس خطبے میں حضرت صاحب نے جس بات کی طرف توجہ دلائی ہے وہ یہ ہے کہ ہمیں اپنے معاشرے کو بہتر بنانے کی ضرورت ہے اگر ہمارا معاشرہ جنت نظیر بن جائے تو یقیناً دوسرے لوگ بھی ہمارے ساتھ آملیں گے۔ اور وہ ہمارے معاشرے کو پسند کرتے ہوئے اس بات کی خواہش کریں گے کہ ہمارے معاشرے میں شامل ہو جائیں۔ اور ہمارا معاشرہ ایسا ہونا چاہئے کہ جس میں آپس میں جھگڑے نہ پائے جاتے ہوں۔ ایک دوسرے سے پیار اور محبت سے رہیں۔ ایسا کرنے سے نہ صرف یہ کہ ہماری اپنی زندگی بہتر ہو جائے گی بلکہ جماعت کی ترقی بھی تیز رفتاری کے ساتھ ہونے لگے گی۔ اس بات اور یہ سب باتیں تقویٰ کو چاہتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ تقویٰ کو پسند کرتا ہے اور تقویٰ ہی سے انسان کو پسندیدگی کی نظر سے دیکھتا ہے اور دنیا کو بھی اسے پسندیدگی کی نظر سے دیکھنے پر لگا دیتا ہے۔

آزادیٔ اظہار کے اثمار تو ہونگے
تبدیلیٔ حالات کے آثار تو ہونگے
سوتے ہوئے لوگوں کو جگانا نہیں آساں
لیکن یہ تسلی ہے کہ بیدار تو ہونگے

ابوالاقبال

○

کہو یہ اُن سے جو دیتے ہیں اشتہارِ اَلم
کہ ہے سکوت سے آراستہ وقارِ اَلم

خوشی ہو یا کہ اَلم' عارضی ہیں یہ دونوں
ہے کچھ خوشی کا بھروسہ' نہ اعتبارِ اَلم

دلِ حزیں پہ گذرتے ہیں رات دن صدمے
دلِ حزیں ہے کہ ہے ایک رہگذارِ اَلم

کھلیں بھی پھول تو حیرت میں غرق رہتے ہیں
کِس احتیاط سے جاری ہے کاروبارِ اَلم

وہ اور ہوں گے غرض ہے نشاط سے جن کو
الم کو ہم سے محبت ہے' ہم نثارِ اَلم

اگرچہ حُسنِ مسرّت کی چھَب بھی ہے دلکش
مگر بہارِ الم پھر بھی ہے بہارِ اَلم

خدا کے سامنے چمکے گا صورتِ خورشید
وہ دل جو عشق میں ہے آج داغدارِ اَلم

ہمیں نشاط سے کوئی نشہ نہیں ملتا
ہمیں خدا نے بنایا ہے بادہ خوارِ اَلم

کبھی جو وادیٔ گُل تھا' وہ ہے خزاں کا وطن
کبھی جو دل تھا وہ ہے آج کل دیارِ اَلم

خوشی کی ایک کرن بھی نظر نہیں آتی
محیط چرخِ بریں تک ہے اِک غبارِ اَلم

ہمارے دل میں ہیں محفوظ جو تری یادیں
جلا کے خاک نہ کر دے انہیں شرارِ الم

مرے اَلم کا کسی دوسرے کو علم نہیں
بس ایک دل ہے کہ تنہا ہے رازدارِ اَلم

سفینۂ دلِ ناچیز کا خدا حافظ
کہ پھر تڑپ کے اُٹھی موجِ بیقرارِ اَلم

ڈاکٹر محمود الحسن

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیرت حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی سیرت سے متعلق ایک مختصر سی کتاب میں حضرت امام جماعت الثانی تحریر فرماتے ہیں:-

یہ ایام مذہبی بحث مباحثہ کے سبب سخت خطرناک ہو رہے تھے اور ۱۸۹۷ء اور ۱۸۹۸ء سن خاص طور پر ممتاز تھے۔ آپس کی مخالفت سخت بڑھ رہی تھی۔ اور سیاسی مفسدہ پرداز اس مذہبی دشمنی سے فائدہ اٹھا کر گورنمنٹ کے خلاف لوگوں کو اکسانے میں مصروف تھے۔ اور اسی شرارت کو محسوس کر کے گورنمنٹ نے ۱۸۹۷ء میں سڈیشن کا قانون بھی پاس کیا تھا۔ لیکن باوجود اس قانون کے ہندوستان امن سے فساد کی طرف منتقل ہو رہا تھا۔ اور اس قانون کا کوئی عمدہ نتیجہ نہ نکلا تھا۔ کیونکہ ہندوستان ایک مذہبی ملک ہے اور یہاں کے لوگ جتنے مذہب کے معاملے میں جوش میں آسکتے ہیں اتنے سیاسی امور میں نہیں آتے۔ لیکن اس قانون میں مذہبی لڑائی جھگڑوں کا سدباب نہیں کیا گیا تھا۔ اور نہ اس کی ضرورت گورنمنٹ اس وقت محسوس کرتی تھی۔ مگر جس بات کو مدبران حکومت سمجھنے سے قاصر تھے (حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) ایک گوشہ تنہائی میں بیٹھے اسے دیکھ رہے تھے۔ چنانچہ ستمبر ۱۸۹۷ء میں ایک میموریل تیار کر کے لارڈ ایلجن بہادر وائسرائے ہند کی خدمت میں ارسال کیا اور اسے چھاپ کر شائع بھی کر دیا۔ اس میں آپ نے ہز ایکسیلنسی کو بتلایا کہ فتنہ و فساد کا باعث اصلی مذہبی جھگڑے ہیں۔ ان کے نتیجہ میں جو شورش لوگوں کے دلوں میں پیدا ہوئی ہے اسے بعض شریر گورنمنٹ کے خلاف استعمال کرتے ہیں پس قانون سڈیشن میں مذہبی سخت کلامی کو بھی داخل کرنا چاہئے۔ اور اس کے لئے آپ نے تین تجاویز بھی پیش کیں۔

(۱) اول یہ کہ ایک قانون پاس کر دینا چاہئے کہ ہر ایک مذہب کے پیرو اپنے مذہب کی خوبیاں تو بے شک بیان کریں لیکن دوسرے مذہب پر حملہ کرنے کی ان کو اجازت نہ ہوگی۔ اس قانون سے نہ تو مذہبی آزادی میں فرق آوے گا اور نہ کسی خاص مذہب کی طرفداری ہوگی۔ اور کوئی وجہ نہیں کہ کسی مذہب کے پیرو اس بات پر ناخوش ہوں کہ ان کو دوسرے مذاہب پر حملہ کرنے کی اجازت کیوں نہیں دی جاتی؟

(۲) اگر یہ طریق منظور نہ ہو تو کم سے کم یہ کیا جائے کہ کسی مذہب پر ایسے حملے کرنے سے لوگوں کو روک دیا جائے جو خود ان کے مذہب پر پڑتے ہوں۔ یعنی اپنے مخالف کے خلاف وہ ایسی باتیں پیش نہ کریں جو خود ان کے ہی مذہب میں موجود ہوں۔

(۳) اگر یہ بھی ناپسند ہو تو گورنمنٹ ہر ایک فرقے سے دریافت کر کے اس کی مسلمہ کتب مذہبی کی ایک فہرست تیار کرے اور یہ قانون پاس کر دیا جائے کہ اس مذہب پر ان کتابوں سے باہر کوئی اعتراض نہ کیا جائے۔ کیونکہ جب اعتراضات کی بنیاد صرف خیالات یا جھوٹی روایات پر ہو جنہیں اس مذہب کے پیرو تسلیم ہی نہیں کرتے تو پھر ان کے رو سے اعتراض کرنے کا نتیجہ باہمی بغض و عداوت ترقی کرنے کے سوا اور کیا ہو سکتا ہے۔

اگر اس تحریک پر گورنمنٹ اس وقت عمل کرتی تو جو فتنے اور فساد ہندوستان میں پچھلے دنوں نمودار ہوئے وہ کبھی نہ ہوتے۔ لیکن گورنمنٹ نے اس موقعہ پر اس ضرورت کو محسوس نہ کیا اور اس کے مدبران سلطنت کی آنکھ ان جراثیم کی بڑھنے والی طاقت کو نہ دیکھ سکی جنہیں (حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) نے ان کی ابتدائی حالت میں دیکھ لیا تھا۔ مگر ۱۹۰۸ء میں پورے دس سال بعد گورنمنٹ کو مجبوراً یہ قانون پاس کرنا پڑا کہ ایک مذہب کے لوگوں کو دوسرے مذہب پر حملہ کرنا اور ناروا سختی کرنی درست نہیں اور اگر کوئی ایسا کرے تو اس پمفلٹ یا مضمون کے چھاپنے والے پریس یا اخبار کی ضمانت لی جائے یا اسے ضبط کیا جائے۔ لیکن یہ قانون اس قدر عرصہ کے بعد پاس ہوا کہ اس کا وہ اثر اب نہیں ہو سکتا جو اس وقت ہو سکتا تھا۔ دراصل ہندوستان کے سارے فتنے کی جڑ مذہبی جھگڑا ہے۔ جو بعض شریروں کی عجیب پیچ در پیچ سازشوں کے ساتھ گورنمنٹ کے خلاف استعمال کیا جاتا ہے اور جب کسی مذہب کے پیرووں کی سب سے پیاری چیز (ان کے مذہب) پر گندے الفاظ میں حملہ کیا جائے تو جاہل عوام کو گورنمنٹ سے بدظن کرنے کے لئے اسی قدر کہہ دینا کافی ہے کہ سارا قصور گورنمنٹ کا ہے جس کے ماتحت ہمیں اس قدر دکھ دیا جاتا ہے اور وہ لوگ اس ظالم کا پیچھا چھوڑ کر محسن گورنمنٹ کے سر ہو جاتے ہیں۔

> خدا تعالیٰ نے عباد الرحمٰن کی ایک تعریف یہ فرمائی ہے کہ (-) جب وہ انفاق یعنی خرچ کرتے ہیں تو یہ دو باتیں ان کے مدنظر ہوتی ہیں اول یہ کہ (-) خرچ کرنے میں اسراف نہیں کرتے دوئم (-) بخل نہیں کرتے۔ مال کو جمع نہیں کرتے۔
>
> (حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

تعارف

کسی کتاب کے اوراق پر بکھرے ہوئے دلچسپ اور سبق آموز واقعات کا تذکرہ بھی اس کتاب کی زینت کا باعث ہوتا ہے۔ لیکن ہر کتاب لکھنے والا کتاب کے لکھنے کے فن سے ضروری نہیں پوری طرح آگاہ ہو۔ لکھنے کو تو کچھ بھی اور کسی طرح بھی لکھا جا سکتا ہے۔ لیکن اس کی افادیت اور دلچسپی میں اضافے کے لئے بعض ایسی باتیں ہیں جو ہر صاحب تصنیف نہیں جانتا۔

اس وقت جو کتاب ہمارے سامنے ہے اس کے مصنف ہیں بشیر احمد رفیق اور کتاب کا موضوع ہے "کابل میں خدا کی راہ میں جان دینے والوں کی سرگزشت" نام تو ذرا اس سے مختلف ہے لیکن ہم نے موضوع کا اس لئے ذکر کر دیا ہے کہ اس سے بات آسانی سے سمجھ میں آسکتی ہے اور فوری طور پر کتاب کو ہاتھ میں لے کر پڑھنے کو جی چاہنے لگتا ہے۔ اس کتاب میں دلچسپی اور افادیت کو بڑھانے کے لئے مصنف نے ایک عجیب نسخہ استعمال کیا ہے اور وہ یہ ہے کہ اس کا آغاز حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے ایک خطبہ سے کیا ہے اور اس کا اختتام حضرت چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کے ایک مکتوب سے' جو آپ نے حضرت امام جماعت الثانی کو ۱۹۲۴ء میں لکھا تھا۔

ہمارے خیال میں آج تک کسی کو یہ نہیں سوجھی کہ کتاب کا آغاز امام جماعت کے خطبہ سے ہو اور اس کا انجام حضرت چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب جیسے بزرگ کے خط سے۔ آپ یہ کتاب دیکھیں گے تو ایک طرف قربانیوں کی راہیں کھلتی نظر آئیں گی اور دوسری طرف آپ کے رونگٹے بھی کھڑے ہونے لگیں گے کتاب ہی ایسی ہے۔ یعنی اس کا موضوع ہی ایسا ہے۔ اور پھر انداز بیان اور اس کی ترتیب نے کتاب پر سونے پر سہاگہ کا کام کیا ہے۔ غالباً یہ کتاب انگلستان کے مرکزی مشن یعنی لندن سے مل سکتی ہے۔ اسے (دین حق) انٹرنیشنل پبلیکیشنز یوکے نے شائع کیا ہے۔ اس کے جملہ حقوق بحق پبلشر محفوظ ہیں۔

ہماری ذاتی رائے یہ ہے کہ علم کو پھیلانے کے لئے ایسی کتابوں کے حقوق محفوظ نہیں کروائے جانے چاہئیں۔ بجائے اس کے کہ طویل طویل خط و کتابت میں پڑ کر اسے دوبارہ سہ بارہ شائع کرنے کی اجازت حاصل کی جائے۔ ایسی کتابیں دنیا بھر میں جس کا جی چاہے اور جسے استطاعت ہو چھاپنے کی کھلی چھٹی ملنی چاہئے یہ محض ہماری ذاتی رائے ہے۔ ہم ایسی کتابوں کو کمرشل کے زمرے میں نہیں لاتے۔ یہ وہ واقعات ہیں جن کا نہ صرف احمدیہ جماعت کے ہر فرد کو علم ہونا چاہئے بلکہ دنیا بھر کے تمام افراد کے سامنے ان واقعات کو پیش کیا جانا چاہئے۔ لیکن خیر (دین حق) انٹرنیشنل پبلیکیشنز یو۔کے نے اگر اس کے حقوق محفوظ کرا لئے ہیں تو یہ ان کا اپنا انتخاب ہے۔

بہر حال ہم اپنے قارئین کی توجہ بشیر احمد خان صاحب رفیق کی طرف دلاتے ہیں کہ وہ ان سے پوچھیں کہ یہ کتاب کہاں سے ملے گی اور کس طرح حاصل کی جا سکتی ہے۔ (ن۔ س)

ایم ٹی اے کے پروگرام

منگل ۳۔جنوری ۱۹۹۵ء

☆ 4-30
○ تلاوت
☆ 4-45
○ مجلس سوال و جواب از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع
☆ 6-00
○ ملاقات۔ ہومیوپیتھی کلاس
☆ 7-00
○ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم از مکرم نصیر احمد قمر قسط نمبر ۹
☆ 7-15
○ نظم
☆ 7-30
○ دینی اخلاق۔ گفتگو مکرم لئیق احمد صاحب طاہر قسط نمبر ۸
☆ 7-50
○ بیت بازی کا مقابلہ۔ از لجنہ اماء اللہ ربوہ
☆ 8-00
○ نظم
☆ 8-15
○ مجلس سوال و جواب از مکرم حضرت ملک سیف الرحمان صاحب قسط نمبر ۱
☆ 8-45
○ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کی عرب نمائندوں سے ملاقات
☆ 9-45
○ عربی قصیدہ
☆ 9-55
○ کل کے پروگرام
☆ 10-00
○ اختتام

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پروفیسر ڈاکٹر پرویز پروازی .... (یہ مضمون ۱۹۷۱ء میں لکھا گیا)

شاعرِ خوش گفتار .....

نسیم سیفی، جماعت احمدیہ کے شعراء میں ایک منفرد مقام رکھتے ہیں۔ ان کی سادہ بیانی پرکھنے والے کے دل پر ایک خاص اثر مرتب کرتی ہے۔ سیفی صاحب بنیادی طور پر ایک مربی ہیں اور بارگاہِ ایزدی سے اشاعت دین کی ایک طویل عرصہ تک توفیق پائی ہے اس لئے ان کے اشعار کا مرکزی خیال بھی دعوت الی اللہ ہے۔

کچھ شعر و شاعری سے اپنا نہیں تعلق
اس ڈھب سے کوئی سمجھے بس مدعا یہی ہے

سیفی صاحب سے میرا پہلا غائبانہ تعارف بچپن کے اس دور میں ہوا۔ جب شعروں کی روانی ذہنوں کو متاثر کرتی ہے اور بچے اشعار کے مطالب کو سمجھے بغیر اشعار گنگنانا شروع کرتے ہیں۔ مجھے اب بھی بہت اچھی طرح یاد ہے کہ قادیان میں سیفی صاحب کی نظموں کا ایک مجموعہ غالباً "اشارات" کے نام سے شائع ہوا تھا۔ (اس مجموعہ کا نام "اشارے" تھا۔) یہ کتاب ہوتے ہوتے مجھ تک بھی پہنچی اور میں نے اس کو خوب اچھی طرح پڑھا۔ وہ سب تو خیر کیا سمجھ میں آتے کئی شعر زبانی یاد ہو گئے اور ایک عرصہ تک میں انہیں گنگناتا پھرا۔ اس وقت سیفی صاحب کا ایک تصور ذہن میں بنایا لیکن مجھے یاد نہیں کہ کبھی ملاقات بھی ہوئی ہو۔ مگر انہیں دیکھنے کی خواہش ضرور دل میں موجود رہی۔ وہ شاید خدمت دین کے لئے قادیان سے باہر چلے گئے اور پھر ۱۹۴۷ء کے انقلاب کے بعد ہم لوگ بھی قادیان سے نقل مکانی کرکے ربوہ میں آ بسے۔ یہاں بھی ایک لمبے عرصے تک ان کا نام سننے میں نہ آیا۔ ۱۹۵۳ء یا ۱۹۵۴ء میں ان کی ایک نظم الفضل میں شائع ہوئی اس وقت پھر دل میں یہ خواہش پیدا ہوئی کہ ان سے ملا جائے لیکن جب یہ پتہ چلا کہ شاعر موصوف رئیس المربیان مغربی افریقہ ہیں اور وہیں تشریف رکھتے ہیں تو خاصی پریشانی ہوئی۔ اس وقت خیال آیا کہ انہیں خط لکھنا چاہئے لیکن یہ ارادہ بھی خواہش تک محدود رہا۔ بہت بعد کی بات ہے کہ تعلیم الاسلام کالج میں استاد کی حیثیت سے آنے کے بعد ان سے مراسم بڑھے اور انہیں بالمشافہ ملنے کا موقع ملا۔ ان کی ظاہری وجاہت نے تو متاثر نہ کیا لیکن ان کی باتوں میں ایک خاص دلکشی نظر آئی۔ ان کی شخصیت میں وضع داری اور رکھ رکھاؤ کا پرتو دکھائی دیا اور رفتہ رفتہ حجابات کم ہوتے گئے۔ تب ان کے کلام کو سمجھنے کی کوشش کی۔ اور یہ مضمون اس خواہش کے ساتھ لکھ رہا ہوں کہ شاید دوسرے بھی ان کے کلام سے اس رنگ میں استفادہ کر سکیں جس رنگ میں میں نے اسے دیکھا اور سمجھا ہے۔

سیفی صاحب کی شاعری میں بناوٹ اور تکلف کا احساس بہت کم ہے۔ ان کے اشعار بھی سادہ ہیں اور الفاظ بھی۔ لیکن مضامین صرف سادہ ہی نہیں پُرکار بھی ہیں۔ شاعر نے ایک مدت تک اشاعتِ دین کی خاطر، دربدر کی خاک چھانی ہے اور زندگی کی حرکت کا بڑے قریب سے مشاہدہ کیا ہے اس لئے ان کے ہاں یہ مضمون بڑی کثرت سے بیان ہوا ہے کہ زندگی مسلسل عمل اور جستجو کا نام ہے اور شاید اسی لئے سیفی صاحب نے اپنے تازہ مجموعہ کلام کا نام بھی "تلاش مسلسل" رکھا ہے ؎

نسیم ذوقِ سفر ہی تو ہے متاعِ حیات
کسی مقام کو منزل کہوں، خدا نہ کرے!

؎

تلاشِ منزل میں تھک کے میں بیٹھ تو گیا ہوں نسیم لیکن
تلاشِ منزل کے ولولے ہیں کہ میرے دل سے جدا نہ ہوں گے

؎

رہِ وفا میں نہ دل کو فریب دے کوئی!
جو مٹ گیا وہی منزل سے ہمکنار ہوا

؎

منزل کے نہ ملنے ہی پہ موقوف ہیں ہم لوگ
منزل جو ملی ہم کو تو ہم مل نہ سکیں گے!

"وقف" اس زمانہ کی سب سے بڑی ضرورت ہے لیکن وقف کرنا اور وقف کے عہد کو نبھانا ؎

انہی کا کام ہے یہ جن کے حوصلے ہیں زیاد

سیفی صاحب نے بفضلہ وقف کرنے کی سعادت بھی پائی اور اس کو نبھانے کی بھی۔ اس لئے ان کے الفاظ میں ان کے کلام کا محور بھی یہی ہے۔

لیکن اپنی زندگی کا راستہ ہی اور ہے
مرے نغموں کی زباں ہے وقفِ دیں وقفِ وطن!

وقف کے جلو میں آنے والی ذمہ داریاں، سادگی، قناعت، صبر و استقلال دنیائے دوں کی نام نہاد لذات سے بیزاری، یہ ساری چیزیں ان کے کلام سے جھلکتی ہیں کیونکہ کلام بہرحال شاعر کی کیفیات قلبی و ذہنی کا اظہار ہوتا ہے لیکن دنیاوی علائق سے بے نیازی کے باوجود دنیا کی بہتری اور ایک اعلیٰ تر معاشرے کی تخلیق کی امنگ بھی ان کے اندر موجود ہے۔

دنیا کے لئے مانگ ہر اک نعمت دنیا
اپنے لئے مانگے تو فقط صبر و رضا مانگ

قوموں کی ترقی کے لئے مرکزیت بڑی ضروری ہے۔ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد کے الفاظ مبارک میں "ایک ہاتھ کے اشارے پر اٹھنے اور ایک ہاتھ کے اشارے پر بیٹھنے والی قوم کبھی مر نہیں سکتی۔" سیفی صاحب نے حضرت صاحب کے اس ارشاد کو سامنے رکھتے ہوئے امامت کے ساتھ وابستگی کے مضمون کو بڑی شرح و بسط کے ساتھ اور فنکارانہ چابکدستی کے ساتھ بیان کیا ہے چنانچہ حضرت مولوی نورالدین امام جماعت احمدیہ اول، حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی اور حضرت مرزا ناصر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ الثالث کی شخصیاتِ مبارک کے بارہ میں بڑی خوبصورت اور ولولہ انگیز نظمیں کہی ہیں جن میں امامت اور وابستگان امامت کے باہمی روابط اور تعلقات کا بیان ہے۔ یہ نظمیں نوجوانوں کے لئے خاص طور سے مشعل راہ ہیں۔ حضرت مولوی نورالدین امام جماعت اول کے بارہ میں یہ نظم کہ ؎

قوم کا ہر فرد ہو گر نورِ دیں
آسماں بھی کہہ اٹھے صد آفریں

درحقیقت حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے اس شعرِ دل پذیر کی حسین تشریح ہے جس کا مصرعہ اولیٰ ہے ؎

چہ خوش بودے اگر ہر یک زِامت نورِ دیں بودے

حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کے بارہ میں سیفی صاحب کی نظمیں خاص گداز کی کیفیت اپنے اندر رکھتی ہیں اور حضرت مرزا ناصر احمد امام جماعت احمدیہ الثالث کی ذات بابرکات کے ساتھ جس وابستگی کا اظہار سیفی صاحب نے کیا ہے اس کی حدیں وارفتگی کے ساتھ ملتی ہیں۔ درحقیقت امام جماعت کی ذات کے ساتھ والہانہ تعلق کے بغیر ملّی ترقی کا تصور بھی ممکن نہیں اور شاعر نے اس بنیادی نقطہ کو سامنے رکھتے ہوئے امامت کے بارہ میں نظمیں کہی ہیں اسی لئے ان نظموں میں قومی جذب اور ملی دردمندی کا احساس نمایاں طور پر موجود ہے۔

سیفی صاحب نے اس محدود دائرہ میں ہی اپنے جوہر نہیں دکھائے غزل میں بھی جولانیٔ طبع کا اظہار کیا ہے۔ ان کی غزلیں عاشقانہ نہیں والہانہ ہیں۔ چند شعر ملاحظہ ہوں:۔

جو کچھ ذرا سا دل کو وفا پر یقین تھا
اب وہ بھی اٹھ گیا ہے تری دوستی کے بعد

غمِ دل کے جلو میں اور بھی غم ہیں زمانے کے
یہ میرِ کارواں ہے کارواں کے ساتھ چلتا ہے

ترے حضور کسے جرأتِ ثواب و گناہ
مرا حساب نہ لے، مجھ کو شرمسار نہ کر!

بیٹھا ہے کوئی اور نہ ہم بیٹھ رہیں گے!
کیا جانیئے کیوں تو نے یہ دیوار گرا دی!

کیا کرے سیکھ کے آدابِ تکلم کوئی
آنکھ دے دیتی ہے پیغام زباں سے پہلے

عمرِ رواں کو حسنِ عمل کی نظر سے دیکھ!
ہے یوں تو مختصر سی، مگر مختصر نہیں

اس کے انجام پہ آغاز کا ہوتا ہے گماں
قصۂ درد کہے کوئی کہاں سے پہلے

اب بھی تیشہ ہاتھ میں لیکر نکلا ہے فرہاد
پتھر کے کٹنے کا لیکن بدل گیا دستور

ان کی غزلوں میں محبت کی چاشنی، آرزو کی خلش، زندگی کی ہماہمی، وقت کے بدلتے ہوئے تقاضوں کا احساس یعنی وہ سب کچھ موجود ہے جو جدید غزل کا طرۂ امتیاز ہے لیکن سیفی صاحب کی زبان کلاسیکی زبان ہے۔ وہ اپنے آپ کو جدید غزل کی جدید زبان کے ساتھ اپنی فطری وضعداری کی وجہ سے ہم آہنگ نہیں کر سکے لیکن یہ کوئی خامی نہیں، وضع داری نباہنے کا ایک طریق ہے۔ خدا کرے کہ ان کا کلام پڑھنے والوں کے دل میں بھی وہی آگ روشن کر سکے جو شاعر کے دل میں روشن ہے۔ ؎

ہر ایک حال میں روشن ہے میرے دل کا چراغ
کبھی شفق ہوں کبھی صبح کی ضیا ہوں میں

(سہ ماہی المنار۔ اپریل تا جون ۱۹۷۱ء)

جو لوگ اپنی قوت بازو پر بھروسہ کرتے ہیں ان کا انجام اچھا نہیں ہوتا

جو لوگ اپنی قوت بازو پر بھروسہ کرتے ہیں اور خدا تعالیٰ کو چھوڑ دیتے ہیں ان کا انجام اچھا نہیں ہوتا۔ خدا تعالیٰ پر بھروسہ کرنے کے یہ معنی نہیں کہ ہاتھ پاؤں توڑ کر بیٹھ رہے۔ بلکہ خدا تعالیٰ کے پیدا کردہ اسباب سے کام لینا اور اس کے عطا کردہ قویٰ کو کام میں لگانا۔ پھر نتیجہ کے لئے خدا تعالیٰ پر بھروسہ کرنا یہی حقیقی راہ ہے اور خدا تعالیٰ کی قدر ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نسیم سیفی

ایک نئی بات

اس بات کا ایک حصہ تو پہلے ہی سب قارئین کو معلوم ہے۔ البتہ جو کچھ انہیں معلوم ہے۔ اس پر مستزاد اب جو کچھ کہا جائے گا وہ یقیناً ایک نئی بات ہے۔ یہ تو سب لوگ جانتے ہیں کہ سگریٹ نوشی سے پھیپھڑے کے سرطان کا خطرہ ہوتا ہے۔ بعض لوگ خاص لمبی عمر تک سگریٹ پینے کے باوجود جب سرطان میں مبتلا نہیں ہوتے تو کئی لوگوں کو اس بات پر شک گزرتا ہے کہ کیا واقعی سگرٹ نوشی سرطان کا باعث ہے۔ لیکن ڈاکٹروں نے تجربات سے یہ بات ثابت کر دی ہے کہ بے شک کئی لوگ ایسے بھی ہیں جنہیں سگریٹ نوشی کے باوجود سرطان نہیں ہوتا لیکن سگریٹ نوشی بہرحال سرطان کا ایک باعث ہے یوں کہیئے کہ جن لوگوں کو پھیپھڑے کا سرطان ہو جاتا ہے ان میں سے اکثریت ایسی ہوتی ہے جو سگریٹ نوشی کی عادی سمجھی جاتی ہے۔ بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ چونکہ سگریٹ نوشی سے سرطان کا خطرہ پیدا ہوتا ہے اس لئے سگریٹ نوشی چھوڑ دی جائے اور سگریٹ نوشی چھوڑتے ہی انہیں اس بات کا یقین ہو جاتا ہے کہ اب وہ اس مرض سے محفوظ ہو گئے ہیں۔ لیکن ڈاکٹروں نے تجربات سے یہ پتہ چلایا ہے اور برطانیہ میں حال ہی میں شائع ہونے والی ایک رپورٹ میں یہ بات درج کی گئی ہے کہ اگر دس سال تک بھی سگریٹ نہ پیا جائے یعنی سگریٹ چھوڑنے کے بعد دس سال بھی گزر جائیں تو پھر بھی سرطان کا خطرہ ہوتا ہے۔ بلکہ بعض مریض تو ایسے بھی دیکھے گئے ہیں جو بیس سال سے سگریٹ نوشی ترک کر چکے تھے۔

گویا کہ نئی بات جو سامنے آئی ہے اور جس پر برطانیہ میں شائع ہونے والی اس رپورٹ نے زور دیا ہے وہ یہ ہے کہ بیس بیس سال تک سگریٹ چھوڑے رکھنے والوں کو بھی سرطان کا خطرہ ہو سکتا ہے۔ اگرچہ سرطان کے اسی خطرے کے پیش نظر کسی کا یہ کہنا کہ چلو سگریٹ نوشی چھوڑتے ہی نہیں قطعاً غلط ہے جو سگریٹ نوشی چھوڑ دیتے ہیں انہیں دوسرے لوگوں سے بہرحال خطرہ کم ہوتا ہے۔ اگرچہ ہوتا ضرور ہے لیکن کم ہوتا ہے۔ کوشش یہ کرنی چاہئے کہ بچپن ہی سے کسی کو سگریٹ نوشی کی عادت نہ پڑے۔ اس سے پھیپھڑے کے سرطان کا خطرہ بھی معدوم ہو جاتا ہے اور کئی دوسرے بیماریوں سے بھی اتنا خطرہ لاحق نہیں ہوتا جتنا دوسرے لوگوں کو۔

یہاں یہ بتا دینا بھی ضروری ہے کہ بیس بیس سال تک سگریٹ چھوڑے رکھنے کے باوجود ان لوگوں کی نسبت جو سگریٹ پیتے ہی نہیں سرطان کا خطرہ آٹھ گنا زیادہ ہوتا ہے۔ گویا کہ محفوظ صورت یہی ہے کہ انسان شروع ہی سے سگریٹ نہ پیئے۔

نئی بات اس کالم یہ بیان کی گئی ہے کہ یہ بات غلط ہے کہ دس یا بیس سال تک سگریٹ چھوڑے رکھنے سے سرطان کا خطرہ معدوم ہو جاتا ہے۔ ڈاکٹری تجربہ نے بتایا ہے کہ اتنا عرصہ سگریٹ چھوڑنے کے باوجود دوسروں کی نسبت سرطان کا خطرہ آٹھ گنا زیادہ ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ سب کو محفوظ رکھے اور کسی کو یہ بری عادت نہ پڑے۔

چکر آنے کے بارے میں

انسان کے ذہن یعنی دماغ میں ایک مقام ایسا ہے جو کہ اس کے توازن کو کنٹرول کرتا ہے اور اس سے متعلق دو ایسے حصے ہیں جو کانوں میں واقع ہوتے ہیں۔ یہ مل کر اس توازن کو کنٹرول کرتے ہیں اس کے علاوہ بھی مزید ان سے کم تر حصے ہیں جو اس توازن کو کنٹرول کرتے ہیں۔ باقی آپ نے کان کی تکلیف کا اکثر سنا ہو گا کہ جن لوگوں کے کان متاثر ہوتے ہیں اور کان بہتے ہیں اور کان کی دیگر بیماریاں ہوتی ہیں ان کو چکر بھی آتے ہیں۔ اور کان کا اور چکر کا تعلق بہت پرانا ہے۔ اور لوگ اس سے کافی واقف ہیں۔ یہاں پر قابل ذکر بات یہ ہے کہ کان کی بیماری عام طور پر بچپن میں شروع ہوتی ہے۔ اور اس بات کی ضرورت ہے کہ اگر کان میں سے پیپ بہے یا کان سے خون بہے تو اس کی طرف توجہ کرنی چاہئے خصوصاً بچوں کے لئے۔ اور یہ دیکھنا چاہئے کہ یہ بیماری مریض کے توازن کو متاثر نہ کرے اور چکر نہ آئیں۔ دوسری چیز جو چکر کے متعلق قابل ذکر ہے وہ دماغ کا وہ حصہ ہے جو توازن کو کنٹرول کرتا ہے۔ اس پر جو سب سے زیادہ نوٹ کرنے والی کیفیت ہے وہ بلڈ پریشر کی کمی اور زیادتی ہے۔ عام طور پر کمی کا اثر ہوتا ہے لیکن بعض دفعہ زیادتی سے بھی یہ متاثر ہوتی ہے۔ اس میں ضروری ہے کہ جہاں اور تحفظ کے انسان سامان کرے وہاں اپنے بلڈ پریشر کو بھی چیک کراتا رہے اور باقاعدہ چیک کرواتا رہے۔ کمزوری سے جو چکر آتا ہے وہ عموماً بلڈ پریشر کی کمی کی وجہ سے ہوتا ہے آخری بات بلڈ پریشر کی وہ کمی ہے جس کی وجہ سے چکر آتا ہے وہ نروس نس (Nervousness) سے یا گھبراہٹ سے پیدا ہوتا ہے۔ مختصر یہ کہ کان کی طرف توجہ کی ضرورت ہے خاص طور پر بچوں میں تاکہ ان کی سماعت بھی برقرار رہے۔ اور انہیں چکر کی تکلیف بھی نہ ہو۔ بلڈ پریشر کی بھی باقاعدگی سے پیمائش کی جائے۔ یوں اس سے کوئی خطرہ نہیں ہے لیکن اس کا علاج معالجہ ہونا چاہئے۔

دعا بڑی زبردست اثر والی چیز ہے

میں سچ کہتا ہوں کہ دعا بڑی زبردست اثر والی چیز ہے بیماری سے شفا اس کے ذریعہ ملتی ہے دنیا کی تنگیاں مشکلات اس سے دور ہوتی ہیں۔ دشمنوں کے منصوبے سے یہ بچا لیتی ہے۔ اور وہ کیا چیز ہے جو دعا سے حاصل نہیں ہوتی۔ سب سے بڑھ کر یہ کہ انسان کو پاک کرتی ہے اور خدا پر زندہ ایمان یہ بخشتی ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

خدا تعالیٰ کی نوازش

جس چیز کی مجھے ضرورت ہوتی ہے
وہ مجھے تجھ سے ملتی ہے
اگرچہ اس بات کا امکان ہے
کہ اس کی وہ شکل نہ ہو جو میں نے مانگی تھی
کیونکہ مجھے ملنے والی چیزوں کے متعلق
تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے
میں سوچتا ہوں
اور محسوس کرتا ہوں
اور پھر اپنے راستہ کا انتخاب کرتا ہوں
اور اس راستے پر چلنے کے لئے اپنا رخ اس طرف پھیر لیتا ہوں
تو میرا راستہ بدل دیتا ہے
اور میری راہنمائی کرتا ہوا
مجھے آگے بڑھاتا ہے
یہ ہے وہ بات
جس سے پتہ چلتا ہے
کہ تو کس طرح اپنے رحم و کرم کو ظاہر کرتا ہے
جو کچھ میں کر سکتا ہوں
ہر ممکن طریق پر بہترین رنگ میں کرتا ہوں
اور پھر ساری بات
تیرے ہاتھوں میں چھوڑ دیتا ہوں
اور اس بات پر یقین کر لیتا ہوں
کہ تو میری اس بات کو ٹھیک ٹھاک کر دے گا
اور مجھے ارض موعودہ عطا کر دے گا
میں دنیاوی منافع کے دروازے بند کر دیتا ہوں
اور ان چیزوں کی طرف دیکھنے لگتا ہوں
جو وراء الوریٰ ہیں
اے میرے آقا
جب میں تجھے بلاتا ہوں
تو تو مجھے جواب دیتا ہے
وہ عزت جو فانی انسان سے ملتی ہے
وہ تو گھاس پھوس سے بھی کمتر ہے
اور اس کا انحصار توہمات کے رویہ پر ہوتا ہے
اور یہ اسی طرح فنا ہو جاتی ہے
جس طرح رویّے بدل جاتے ہیں
جو کچھ تو مجھے دیتا ہے
وہ میرے لئے بہت بہتر ہے
تو ایسا کر
کہ مجھے دے اور مجھے دیتا رہ
میں جانتا ہوں کہ انتخاب کرنا خاصا مشکل ہے
اے خدا
تو میری زندگی کو میرے لئے آسان بنا دے

GOD'S RESPONSE

Whate'er I need it comes from You
Though shape and form may change
For, more than me, 'tis You who know
What comes within my range

I think and feel and choose the way
And set my face to move
You change the track and lead me on
'Tis how Your grace You prove

Whate'er I can I do my best
And leave it in Your hand
I trust that You will mould it right
And give me the promised land

I close the doors of worldly gains
And peep at what's beyond
Whene'er I call on You my Lord
I know that you respond

The grace that comes from mortal man
Is less than weedy grass
It all depends on cynic mood
And passes as moods do pass

Whate'er You give is good for me
Do give and go on giving
I know to pick and choose is hard
Do ease for me, my living

SONGS OF THE SOUL

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وحید الحسن ہاشمی- ایم اے .... بشکریہ ہفتہ روزہ لاہور

مذہب نہیں سکھاتا آپس میں بیر رکھنا

الہیاتی تصور خدا کی دین ہے- انسانی دماغ کی دریافت نہیں انسان نے تو اپنی تباہی اور بربادی میں کوئی کسر اٹھانہ رکھی تھی- لیکن رحمت یزدانی کو گوارا نہ ہوا کہ وہ خود اپنی مخلوق کی کشتی کو ڈوبتے دیکھتی پیغمبروں کی پے در پے آمد اس بات کی خبر تھی کہ مذہب اور دین منجانب اللہ بشریت کی فلاح کے لئے پیدا کئے گئے چونکہ خود خدا نیکی کا سرچشمہ اور راستی کا منبع ہے اس لئے جو راستہ اس کے بتائے ہوئے رسولوں نے متعین کیا- وہی صراط مستقیم کہلایا جس پر چل کر ہدایت کی کشتی ساحل مراد کو پاسکتی ہے-

مذہب کا مقصد جسم سے زیادہ روح کی طہارت ہے-

○ مذہب ایک اندرونی رشتہ ہے- جس کی کڑیاں سلسلہ وار ایک دوسرے سے ملی ہوئی ہیں- مذہب ایک عقیدہ ہے- محبت اور خلوص جس کی کنجی ہے-

یہ وہ دریا ہے جس کی موجوں میں کوئی تصادم نہیں یہ وہ راستہ ہے جس کے گرد و پیش عقیدت کے پھول کھلے ہوئے ہیں-

○ یہ وہ چمن ہے جس میں نفرت اور بغاوت کے کانٹے نام کو نہیں یہ ایک طریقہ ہے-

اس میں بندہ اپنے خالق کا اس کی عنایات کے زیر احسان شکریہ ادا کرتا ہے- کم سے کم اسلامی تعلیم کو عام کرنے والے جتنے اولوالعزم پیغمبر ہم تک جس عہد اور جس دور میں آئے انہوں نے حیات انسانی کی چارہ جوئی فرمائی- ایک انسان کو دوسرے کا بھائی بنایا- انسانی ہمدردی اور بشری تعلقات کو اور مضبوط کیا- ان کا پیغام پیغام عافیت تھا سکون اور امن عامہ ان کی عام تعلیم تھی- نفرت اور عداوت ان کے مذہب اور معاشرے میں حرام پائے- گویا انسانیت کو انہوں نے رحمت بنا کر چھوڑا- لیکن آج کا مادی دوران کی تعلیمات سے برگشتہ ہو چکا ہے اب وہ حکایات قصہ پارینہ بن چکی ہیں- جو غمزدہ دنیا کا سہارا بن کر آیا تھا- آج بے سہارا اور ٹھوکریں کھا کھا کر ہر ایک سے فریادیں کر رہا ہے- جس نے کبھی عالم کی تاریخ بنائی تھی آج خود اس کی تاریخ مشکوک نگاہوں سے دیکھی جارہی ہے- جو دوسرے کو راہ دکھانے آیا تھا اس کی رہبری قابل طعن و تشنیع ہو چکی ہے- اور بات یہیں نہیں ختم ہوتی بلکہ مذہب کا لبادہ اوڑھ کر دشمنوں نے مذہب کے خلاف ایسا ایسا زہر اگلا اور ایسے ایسے گل کھلائے کہ

آج رہزنوں کی اپیل پر ساری دنیا جھکنے کو تیار ہے لیکن اصلی رہنماؤں کی ہاں میں ہاں ملانے والا کوئی نہیں-

ہماری یہ بڑی بدبختی ہے- کہ ہم نے جس مذہب کے لئے اپنے خاندان کے خاندان کٹا دیئے اور گھر کے گھر لٹا دیئے- اسی کے ماننے والے ۷۲ فرقوں میں تقسیم ہو کر مذہب کی روح کو بے چین اور پریشان کر رہے ہیں آپس کا نظری اختلاف اگرچہ کوئی بری بات نہیں لیکن اس سے بھائی بھائی میں- باپ بیٹے میں اور دوست دوست میں اختلاف کی وہ خلیج حائل ہو گئی- کہ ایک دوسرے کی صورت دیکھنا حرام سمجھنے لگے- آج میں اپنے دوستوں سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ-

کیا مذہب نے یہی سکھایا تھا کہ اپنے ہی ہاتھوں اپنے عزیزوں کے گلے کاٹ کر رکھ دیئے جائیں اپنے ہی ہاتھوں اپنے گھر کو آگ لگا کر خود تماشا دیکھا جائے- کیا مذہب نے یہ بتایا تھا کہ ایک دوسرے کے خلاف کیچڑ اچھالیں ایک دوسرے کے خلاف یا وہ گوئی اور دشنام طرازی اختیار کریں-

حقیقت تو یہ ہے کہ مذہب نے اہل مغرب کو بھی اس بات کی بھی اجازت نہیں دی کہ وہ دوسرے مذہب کے رہنماؤں کو برا بھلا کہیں- جب مذہب اسلام نے اتنی رواداری اور اتنی احتیاط ہدایت کے سلسلے میں اختیار کی تو اب آپ انصاف سے بتائیے کہ آپ کی دشنام دہی مذہب کی رو سے جائز ہے یا ناجائز اگر مادیت پرست حضرات ایسے افعال کے مرتکب ہوتے تو ہمیں ان سے کوئی رنج نہ تھا- کیوں کہ جو اپنی ذات میں خود ناقص ہے وہ دوسروں کو تکمیل کی راہ کیوں کر دکھا سکتا ہے لیکن ہوا تو یہ ہوا کہ آج دنیا پرست اور مادیئین ایک پلیٹ فارم پر جمع ہو کر سب کا استہزا کرتے ہیں- اپنی بزرگی اور بڑائی دنیا پر ظاہر کرتے ہیں- عوام کو غلط روش کی تاکید کر رہے ہیں لیکن ہم جن کے پاس اتحاد و یگانگت کے بیش بہا خزانے اور خلوص و محبت کے انمول موتی بکھرے ہوئے پڑے ہیں دوسروں کو ہنسنے کا خود ہی موقع دے رہے ہیں- یہ بگڑنے کی باتیں ہیں یا بننے کی؟ مذہب دلوں میں کشادگی اور نظروں میں وسعت پیدا کرتا ہے اس کے دائرہ عمل میں چھوت چھات اور میں اور تم کا کوئی تصور نہیں- اخلاق کی اعلیٰ منزل مذہب کی معمولی قدر ہے رقیق القلبی اور دل جمعی مذہب کے دو نمایاں نشان ہیں- ایک لوگوں کے دلوں کو تسخیر کرتی ہے اور دوسری انہیں ایک رشتے میں گوندھتی ہے- مذہب میں منافرت کی بو کا نام و نشان نہیں- بغض و عداوت- حیلہ اور کینہ- مکاری اور ریاکاری مذہب کی فہرست سے خارج ہیں- مذہب پر چلنے والا اپنے خاموش عمل سے انسانی قلوب کو مسخر کرتا ہے لیکن دنیا پرست اپنی خود نمائی سے اپنے دوستوں کو دشمنوں میں تبدیل کر لیتا ہے- آخر یہ کون سا مذہب ہے جس میں ایک دوسرے پر لعنتیں بھیجنے میں ثواب سمجھا جاتا ہے مذہب کی بقاء اور ترقی کے لئے مسجدوں کی تعمیر کی گئی جہاں ہدایت کی باتیں- راستی کے اصول محبت کی گفتگو- خلوص کے مباحثے اور خدمت کے بیان کئے جاتے ہیں- لیکن آج کا امام اپنی امامت کے فرائض بھول کر دوسروں کے نقائص کو عوام کے سامنے پیش کرتا ہے گویا اپنی آنکھ کی شہتیر چھپا کر دوسروں کی آنکھ کے تنکے کو اجاگر کر رہا ہے- تبلیغ مذہب ایک اہم فریضہ ہے لیکن اس کے یہ معنے نہیں کہ آپ کسی فرقے کے عقائد پر نکتہ چینی کریں- تشہیر قانون اسلام ایک مقدس عمل ہے لیکن اس کے یہ معنے نہیں کہ آپ کام کام میں ایسے افعال کے مرتکب ہو جائیں جن سے دوسروں کے دلوں کو چوٹ لگتی ہو اور ان کی دل آزاری ہوتی ہو- دوسروں کے قلوب پر نشتر لگتے ہوں- دوسروں کی راتوں کی نیندیں حرام ہو جاتی ہوں اور دوسروں کے دن کا چین برباد ہو جاتا ہو-

○ تبلیغ امن کی داعی ہے آپ جنگ کے دوران میں تبلیغ کر رہے ہیں-

○ تبلیغ شہادت چاہتی ہے آپ ہلاکت کے درپے ہیں-

بھلا ایسے عالم میں جب کہ آپ نے اپنی رفتار و گفتار سے سینکڑوں معصوم دلوں کو مجروح کر دیا- تبلیغ مذہب کی آپ سے کیا توقع رکھی جاسکتی ہے- یاد رکھئے-

اگر آپ تبلیغ مذہب کرنا چاہتے ہیں تو پہلے خباثت نفس دلوں سے باہر کیجئے اپنے حسد کے شعلوں کو اپنے قلب سے جدا کیجئے- تعصب کی عینک اپنی آنکھوں سے الگ کیجئے- پاک دامنی اور خوش اطواری پر بھروسہ کیجئے- اپنی رفتار اور گفتار میں توازن پیدا کیجئے اور اپنے اعمال پر پہرے بٹھائیے-

(ہفت روزہ لاہور ۱۲- نومبر ۱۹۹۴ء)

وصایا

ضروری نوٹ :-

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کار پرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہے کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں-

سیکرٹری
مجلس کارپرداز- ربوہ

مسل نمبر ۲۹۷۹۲ میں وسیم احمد رشید ولد محمد ابوالرشید قوم- پیشہ ملازمت عمر ۲۷ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کینیڈا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۴-۳-۹ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے- اس وقت مجھے مبلغ =/۷۰۰ کینیڈین ڈالر ماہوار بصورت پارٹ ٹائم جاب مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی- میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے- العبد وسیم احمد رشید کینیڈا گواہ شد نمبر ۱ مصطفیٰ ثابت کینیڈا گواہ شد نمبر ۲- محمد سعید وصیت نمبر ۱۰۲۷۵-

مسل نمبر ۲۹۷۹۳ میں محمد نورالدین ولد الیاس Animashaun قوم پیشہ مربی عمر ۳۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن لیگوس نائیجیریا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۴-۴-۲۴ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے-۱- ریڈیو ٹیپ ریکارڈ مالیتی =/۷۰۰ نائرا- ۲- سیلنگ فین مالیتی =/۴۰۰ نائرا- ۳- بجلی کی استری مالیتی =/۳۵۰ نائرا- اس وقت مجھے مبلغ =/۸۰۰ ماہوار بصورت الاؤنس مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی- میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے- العبد محمد نورالدین لیگوس پوسٹ بکس نمبر ۴۱۸ نائیجیریا گواہ شد نمبر ۱ ذکراللہ ایوب پوسٹ بکس ۴۱۸ لیگوس نائیجیریا گواہ شد نمبر ۲- حافظ عبدالغنی شویامبی پوسٹ بکس ۱۲۶۵ اکورے نائیجیریا-

مسل نمبر ۲۹۷۹۴ میں شاہدہ انصاری زوجہ لئیق احمد انصاری قوم- پیشہ خانہ داری عمر ۴۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۱۸/۳۵- ۳۴ دارالرحمت وسطی ربوہ حال گیمبیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۴-۱-۲۳ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے- ۱- زیورات طلائی ۱۴ تولہ مالیتی ۱۵۲۵۰- ڈلاسی- ۲- One Microwave Oven مالیتی- ۲۳۸۰ ڈلاسی- ۳- حق مہر وصول شدہ دس ہزار

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ڈلاسی - (۱۰۰۰۰ ڈلاسی) اس وقت مجھے مبلغ - /۵۰۰ ڈلاسی ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں - میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی - میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے - الامتہ شاہدہ انصاری ۱۸/۳۵-۳۴ دارالرحمت وسطی ربوہ حال گیمبیا گواہ شد نمبر۱ نعیمہ حمید بنت بشیر احمد ساکن p.o بکس نمبر ۲۰۳۸ گیمبیا - گواہ شد نمبر۲ بشریٰ حنیف ساکن پوسٹ بکس نمبر ۲۰۳۸ گیمبیا -

مسل نمبر ۲۹۷۹۵ میں انیس احمد ولد چوہدری عبدالمالک قوم جٹ ہندل پیشہ ملازمت عمر ۵۹ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک ر - ب / ۱۲۷ ضلع فیصل آباد حال شاہ تاج شوگر ملز ضلع منڈی بہاؤالدین بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ۹۴-۱-۱۵ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے - ۱ - نقد رقم ۲۱۰۰۰ روپے - ۲ - پلاٹ برقبہ چار کنال واقع ربوہ مالیتی - ۴۶۰۰۰ روپے - ۳ - کار کرولا ماڈل ۱۹۷۴ء مالیتی - ۵۲۰۰۰ روپے اس وقت مجھے مبلغ - ۱۲۰۰۰ ہزار روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں - میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گا ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی - میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے - العبد انیس احمد انجنیئر شاہ تاج شوگر ملز منڈی بہاؤالدین گواہ شد نمبر۱ سید خلیل احمد وصیت نمبر ۲۶۲۶۱ گواہ شد نمبر۲ محمد شریف وصیت نمبر ۱۶۰۹۱ -

مسل نمبر ۲۹۷۹۶ میں مرزا وارث احمد ولد مرزا مقصود احمد قوم مغل پیشہ طالب علم عمر ۱۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک ج - ب / ۳۶۷ جلیانوالہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ۹۴-۹-۱۴ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے - اس وقت مجھے مبلغ - ۵۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں - میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گا ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی - میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے - العبد مرزا وارث احمد چک نمبر ج - ب / ۳۶۷ جلیانوالہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ گواہ شد نمبر۱ مرزا مقصود احمد برادر موصی گواہ شد نمبر۲ مرزا مبارک احمد برادر موصی -

محمد محمود طاہر - ایم اے - ابلاغیات

نیا سال - نئے عزائم

نیا سال ۱۹۹۵ء مبارک ہو - خدا کرے کہ یہ سال بنی نوع انسان کی بھلائی کا سال ہو - اور دکھی انسانیت اپنے دکھ دور کرنے میں کامیاب ہو جائے اور وہ ممالک اور اقوام جن پر عرصہ حیات تنگ کیا جا رہا ہے وہ اپنے وطن میں سکھ کا سانس لے سکیں اور امن و آشتی کا گہوارہ بن کر اپنی زندگی کی گاڑی کو احسن رنگ میں چلا سکیں -

الوداع ہونے والا سال ۱۹۹۴ء اپنے پیچھے کئی داستانیں چھوڑ گیا - دنیا میں بین الاقوامی نوعیت کے کئی واقعات رونما ہوئے جیسے فلسطین کو داخلی خود مختاری ملنا اردن اسرائیل کی سرحدوں کا کھلنا' عراق کا کویت کو تسلیم کرنا' اسلامی سربراہی کانفرنس میں کشمیری نمائندگان کی شرکت وغیرہ - لیکن دوسرے پہلو کی طرف دیکھیں تو جو مسائل سال ۹۴ء کے شروع میں ارباب حل و عقد کی توجہ کے منتظر رہے تھے وہ اسی طرح سال کے اختتام پر اپنی طرف توجہ مبذول کروانے میں کوشاں رہے - جیسے بوسنیا کے مسلمانوں پر سربوں کی جارحیت اب بھی امم عالم کے لئے سوالیہ نشان بنی ہوئی ہے - کشمیری عوام پر ظلم بند نہیں ہوا - عراق پر اقتصادی پابندیاں برقرار رہیں وغیرہ - خدا کرے کہ نیا سال مظلوموں کی فریاد رسی کا سال ہو -

نئے سال کی خوشیاں تو مختلف رنگ میں اور کئی ڈھب سے سبھی مناتے ہیں - اہل دنیا اس موقع پر کہیں رقص و سرور کی محافل سجاتے ہیں تو کہیں اکل و شرب کی محفلیں منعقد کر کے اسراف سے کام لیتے ہیں - کہیں پٹاخے اور شرلیاں چھوڑتے ہیں تو کہیں عظیم الشان آتش بازی کا مظاہرہ کیا جاتا ہے - بعض لوگ بازاروں اور گلیوں میں چکر لگانے اور ہلڑبازی کرنے سے اپنے دل کو نئے سال کی خوشی دے کر تسلی دیتے ہیں - مختلف رنگ ہیں جو ہمارے یا دوسرے ممالک میں نئے سال کی خوشیاں منانے کے لئے رائج ہیں - کہنے کا مقصد یہ ہے کہ نئے سال کی آمد کو اہل دنیا مختلف رنگ میں اہمیت دیتے ہیں اور اس کی خوشی منانے کے لئے کئی طریقے اختیار کرتے ہیں -

ہم بھی نئے سال کی خوشیوں میں شریک ہو سکتے ہیں اور پوری دنیا کو اپنی خوشیوں میں شریک کر سکتے ہیں - خالق دو جہاں سے دعا کریں کہ اے خدا نئے سال کو عالمی امن کا سال بنا دے - مظلوموں سے ظلم کے بادل چھٹ جائیں' ظالم ظلم سے اپنا ہاتھ کھینچ لے - لوگوں کے تمام مسائل حل ہو جائیں اور وہ لوگ جو طرح طرح کی ذہنی' جسمانی اور روحانی تکلیفوں سے گزر رہے ہیں ان کو اس سے نجات مل جائے - اور یہ کہ نیا سال پورے جہاں کے لئے خوشخبریاں لے کر آنے والا ہو -

قومیں اپنی روایات سے زندہ رہتی ہیں - اور نیک روایات کو برقرار رکھنا ہی ہماری شناخت کی بقا کی علامت ہوا کرتا ہے - ہمیں اسلاف کی اقدار کی حفاظت کا عزم بھی کرنا ہے کہ ہمارے معاشرے میں موجود نیک قدریں زندہ رہیں گی - ہم ان کو نسل در نسل جاری رکھیں گے کیونکہ یہ نیک روایات اور اعلیٰ اخلاقی اقدار ہماری پہچان ہیں - اس کے ساتھ ساتھ گزشتہ سال میں اگر کوئی غلط روایت ہم میں راہ پا گئی ہو یا راہ پانے کی گنجائش پیدا کر رہی ہو تو اس کو ہم اپنے معاشرے میں جگہ نہ دیں بلکہ اس کو دور کرنے کے لئے مساعی کریں -

نئے سال کے موقعہ پر ہم اپنے اندر اچھی عادات پیدا کرنے کا عہد بھی کر سکتے ہیں کہ فلاں خُلق کو اختیار کرنے کی کوشش کریں گے - پانچ بنیادی اخلاق کی حقیقت جان کر ہم اپنے پیارے امام الرابع کی خواہشات پر پورا اترنے والے ہوں گے اور جن معاشرتی برائیوں مثلاً غیبت چغلی کے بارہ میں ہمارے امام ہمیں منع کر رہے ہیں ان کو ترک کرنے والے ہوں گے اور دعوت الی اللہ جیسے فریضہ پر عمل کرنے والے ہوں -

خدا کرے کہ سال ۱۹۹۵ء میں ہم نئے عزم و ہمت اور جوش و ولولے کے ساتھ داخل ہوں اور ہمارا آنے والا سال گزشتہ سے ہر لحاظ سے بہتر ہو اور ہمارا قدم آگے سے آگے ہی بڑھتا چلا جائے - جہد مسلسل اور مداومت ہمارا شعار بن جائے اور ہر قسم کی کسل مندی سے ہم نجات حاصل کر لیں - اس عزم کے ساتھ نیا سال ۱۹۹۵ء مبارک ہو -

اطلاعات و اعلانات

ولادت

○ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم محمد نواز احمد صاحب کارکن مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کو مورخہ ۹۴-۱۱-۲۳ کو دو جڑواں بیٹیاں عطا فرمائی ہیں - جن کا نام حضرت صاحب نے ازراہ شفقت "امتہ الشافی" اور "امتہ الرافع" عطا فرمایا ہے - بچیاں مکرم محمد طفیل صاحب زعیم مجلس انصاراللہ چک نمبر ۱۸ ضلع شیخوپورہ کی پوتیاں اور مکرم چوہدری عبدالحمید صاحب ساکن محلہ دارالفتوح (گلشن بیکری ربوہ) کی نواسیاں ہیں -

دونوں بچیوں کے نیک ہونے اور صحت سلامتی والی لمبی زندگی عطا ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے -

سانحہ ارتحال

○ مکرم احمد حسن صاحب ولد مکرم حکیم محمد حسن صاحب نمبردار چک نمبر ۹۸ شمالی ضلع سرگودھا مورخہ ۹۴-۱۲-۱۰ کو چند ماہ بیمار رہنے کے بعد بعمر ۷۰ سال بقضائے الٰہی وفات پا گئے - آپ موصی تھے - آپ کا جنازہ چک نمبر ۹۸ شمالی میں بعد نماز فجر مورخہ ۹۴-۱۲-۱۱ کو ادا کیا گیا - جس کے بعد آپ کی میت ربوہ لائی گئی - اور بعد نماز ظہر بیت المبارک میں مکرم چوہدری مبارک مصلح الدین احمد صاحب نے جنازہ پڑھایا اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم محمد یاسین صاحب ربانی مربی سلسلہ احمدیہ ضلع گوجرانوالہ نے دعا کروائی - احباب سے بلندی درجات کے لئے درخواست دعا ہے -

ضروری اعلان

○ محکمہ شکاریات (وائلڈ لائف آفیسر) جھنگ کی طرف سے ہر سال ان کے آدمی ربوہ آتے ہیں - تاکہ تمام شکاری حضرات اپنے لائسنس نئے بنوا سکیں اور جن حضرات نے لائسنس کی تجدید کروانی ہو وہ بھی تجدید کروا سکیں -

مورخہ ۴ - جنوری ۱۹۹۵ء تک تمام شکاری حضرات اپنے لائسنس دارالضیافت میں یا شکور بھائی چشمے والے گولبازار ربوہ کے پاس جمع کروا دیں -

(نائب صدر لوکل انجمن احمدیہ ربوہ)

کوشش فرماویں کہ آپ وعدہ وقف جدید سے کچھ نہ کچھ زائد ادائیگی فرماویں

ناظم مال وقف جدید

خلافت لائبریری ربوہ

خبریں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ربوہ : 2- جنوری-1995ء
سردی کی شدت عروج پر ہے
درجہ حرارت کم از کم 5 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 16 درجے سنٹی گریڈ

○ صدر مملکت سردار فاروق احمد خان لغاری نے کہا ہے کہ چادر سے باہر پاؤں پھیلانے کی روایت ختم کی جائے۔ یہ بات انہوں نے مالیاتی امور کا جائزہ لینے کے لئے ایوان صدر میں اہم اجلاس میں کہی جس میں وزیر اعظم بھی شریک ہوئیں اس اجلاس میں آئندہ بجٹ کے لئے بنیادی اصولوں کو بھی حتمی شکل دی گئی صدر نے مالیاتی ڈسپلن مستحکم کرنے آمدن اور اخراجات میں تفاوت کم کرنے اور خود انحصاری کی منزل کے لئے کوششیں تیز کرنے کی ہدایات دیں۔

○ وزیر اعظم پاکستان محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ حکومت کی اقتصادی پالیسیوں کا بنیادی مقصد عام آدمی کی حالت بدلنا ہے اور ان پالیسیوں کے مثبت نتائج بہت جلد سامنے آئیں گے۔ انہوں نے بتایا کہ ہم تمام شعبوں میں اچھی کارکردگی کے مظاہرے کی کوششیں کر رہے ہیں۔

○ وزیر اعلیٰ پنجاب میاں منظور احمد وٹو نے کہا ہے کہ نیا سال حکومت پنجاب کی ترجیحات پر عملدر آمد کا سال ہو گا۔ پولیس کے جوان بھلائی کے فروغ کے لئے حکومت کے دست و بازو بنیں انہوں نے کہا کہ ہمارے حصہ میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف حمیدہ کی ایک بھی کرن آنے سے ہمارے مقدر سنور جائیں گے۔ انہوں نے بتایا کہ سال نو میں حکومت لازمی تعلیم۔ بے گھروں کو مکانات سماجی انصاف اور کلاشنکوف کلچر کے خاتمے کو عملی جامہ پہنائے گی۔

○ قائد حزب اختلاف نواز شریف نے ارکان اسمبلی سے گفتگو کرتے ہوئے کہا ہے کہ حکومت کے خلاف ہماری جدوجہد اسمبلی کے اندر اور باہر جاری رہے گی۔ تحریک نجات کے پہلے مرحلے کے اثرات سامنے آنا شروع ہو گئے ہیں ہر محب وطن حکومت کی رخصتی چاہتا ہے۔ حکومت نے ہر شعبے کو نقصان پہنچایا ہے۔ انہوں نے کہا حکومت کو اپنی تمام انتقامی کارروائیوں کا جواب دینا پڑے گا۔ ہماری تحریک نے اس کی نااہلی کو عیاں کر دیا ہے۔

○ سماجی بہبود کے وفاقی وزیر ڈاکٹر شیر افگن نے بتایا ہے کہ قومی اسمبلی نے گزشتہ سال ۳۴ بلوں کی منظوری دی اور ان میں سے ۱۸ بل سینیٹ کی منظوری کے بعد قانون بن گئے جبکہ ۱۹۹۳ء میں صرف آٹھ بل منظور کئے گئے تھے۔

○ وزیر اعلیٰ پنجاب میاں منظور احمد وٹو نے کہا ہے کہ اپوزیشن کے لئے ہمارے دروازے ہر وقت کھلے ہیں ملک میں جمہوریت کا مستقبل روشن ہے۔ عوامی نمائندے اکٹھے بیٹھ کر قومی مسائل کا حل تلاش کریں۔

○ پنجاب یونیورسٹی لاہور اولڈ کیمپس میں پولیس سے تصادم کے دوران اسلامی جمعیت طلبہ کا کارکن امین اللہ ہلاک ہو گیا۔ یہ تصادم صوبائی دارالحکومت میں "نیو ایئر نائٹ" کے دوران پولیس اور اسلامی جمعیت طلباء کے لٹھ برداروں کے دوران ہوا۔ مبینہ طور پر یہ کارکن پولیس کی فائرنگ سے ہلاک ہوا جبکہ پولیس کا کہنا ہے کہ جمعیت کے لٹھ برداروں نے پولیس پر حملہ اور فائرنگ کی جس سے یہ طالب علم ہلاک ہوا۔

○ جماعت اسلامی کے امیر قاضی حسین احمد نے کہا ہے کہ امین اللہ کا قتل سرکاری دہشت گردی ہے۔ اور اب پیپلز پارٹی سے جنگ ہو گی۔ انہوں نے کہا قتل میں وائس چانسلر یا ایس۔ پی کا ہاتھ نہیں یہ حکومت کا مسئلہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ قوم مصائب سے دوچار ہے اور وہ نیو ایئر نائٹ کا جشن منا رہے ہیں۔ اور فحاشی عریانی کی محفلوں کو روکنے والوں پر دہشت گردی کی جاتی ہے۔

○ ڈپٹی کمشنر لاہور نے نیو ائیر نائٹ کے موقع پر ہلاک ہونے والے طالب علم امین اللہ کی موت کی عدالتی تحقیقات کا حکم دے دیا ہے۔

○ سابق وزیر خزانہ اور اقتصادی امور کے ماہر ڈاکٹر محبوب الحق نے اتوار کے روز وزیر اعظم سے ملاقات کی اور ملک کی معاشی صورت حال کو بہتر بنانے کے سلسلے میں کئی اہم تجاویز وزیر اعظم کو پیش کیں۔

○ وزیر اعلیٰ پنجاب نے اشیاء کے نرخنامے نمایاں طور پر آویزاں کرنے کا حکم دے دیا ہے۔ وزیر اعلیٰ نے کہا ہے کہ بلاجواز اور من مانے انداز سے قیمتیں بڑھانے والوں اور ذخیرہ اندوزوں کو قرار واقعی سزا دی جائے گی۔

○ پاکستان مسلم لیگ کے سربراہ اور قائد حزب اختلاف محمد نواز شریف نے کہا ہے کہ ۱۹۹۴ء میں پورا ملک تاریکی کی خوفناک تصویر بن گیا ہے۔ عوام مستقبل سے مایوس ہیں۔ ملکی ترقی و خوشحالی کے خلاف سازشیں عروج پر ہیں۔ دفاعی مفادات اور مسئلہ کشمیر کو نقصان پہنچانے کی کوئی کسر نہیں چھوڑی گئی ہر طرف بد امنی اور لوٹ مار ہے۔ حکومت کا جلد خاتمہ ضروری ہے۔

○ روسی فوج کو چیچنیا میں دست بدست لڑائی کا سامنا ہے اور چیچنیا کے لوگوں کی طرف سے روسی فوج کی سخت مزاحمت کی جارہی ہے۔ روسی فوج صدارتی محل پر قبضہ کرنے میں ناکام ہو گئی ہے۔ روسیوں کی ۷۰ بکتر بند گاڑیاں تباہ ہو گئی ہیں۔ کئی روسی فوجی گرفتار ہوئے ہیں اور روسیوں کا بھاری جانی نقصان بھی ہوا ہے۔ گروزنی میں کئی عمارتوں کو آگ لگی ہوئی ہے۔ گروزنی میں واقع کے۔ جی۔ بی کا ہیڈ کوارٹر بھی تباہ ہو گیا ہے۔

○ چیچنیا کے صدر داؤدایوف نے اپنی قوم سے خطاب کرتے ہوئے کہا ہے کہ صبر اور حوصلے سے کام لیں۔ بالآخر ہم ہی آزاد ہوں گے۔ انہوں نے بتایا کہ سینکڑوں مسلح چیچنی مجاہد دفاع کے لئے گروزنی پہنچ رہے ہیں۔ انہوں نے عوام سے کہا ہے کہ روسی قبضہ ختم کرانے کے لئے عوام ہتھیار اٹھالیں اور دارالحکومت کی طرف پیش قدمی کریں۔

○ چین کے ساتھ تجارتی مذاکرات کی ناکامی کے بعد امریکہ نے چین کے خلاف تجارتی پابندیوں کا اعلان کر دیا ہے۔ امریکہ نے الزام لگایا ہے کہ کاپی رائٹ کی مسلسل چوری کی اجازت دی جا رہی ہے۔ امریکہ کے تجارتی نمائندے ان چینی مصنوعات کی فہرست جاری کریں گے جن پر سو فیصد محصول لگ سکے گا۔ جس کی وجہ سے ایک ارب ڈالر کی چین کی مصنوعات متاثر ہو سکتی ہیں۔ چین نے امریکہ کے اس اقدام پر انتباہ کیا ہے کہ امریکہ کی اس کارروائی سے تجارتی جنگ شروع ہو جائے گی۔

○ ایم کیو ایم کی رابطہ کمیٹی نے کہا ہے کہ حکومت دہشت گردی کی سرپرستی کرے تو امن کیسے قائم ہو سکتا ہے۔ ہمارے حامیوں کو گولیوں کا نشانہ بنایا جا رہا ہے۔ انہوں نے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ حقیقی گروپ کی سرگرمیوں کا فوری نوٹس لیا جائے۔

○ کشمیر کمیٹی کے چیئرمین نوابزادہ نصراللہ خان نے کہا ہے کہ بیرونی دباؤ کے مقابلہ کے لئے حکومت اپوزیشن محاذ آرائی ختم کرنا ہو گی انہوں نے کہا کہ ہم ایسی قومی پالیسی بنائیں گے کہ کوئی حکومت انحراف نہ کر سکے۔

○ بوسنیا کے سربوں نے چار ماہ کے لئے جنگ بندی کے سمجھوتے پر دستخط کر دیئے ہیں پہلے بوسینائی حکومت نے دستخط کئے۔ معاہدے کے مطابق متحارب فریقوں کی فوجیں طے شدہ پوزیشنوں پر واپس جائیں گی۔ جنگی قیدیوں کی رہائی اور لاپتہ فوجیوں کے متعلق معلومات کا تبادلہ کیا جائے گا۔

جدید فیشن کے سنگ
بشیر گولڈ سمتھ
اقصیٰ روڈ ربوہ
پروپرائیٹر کے اے بشیر
فون 211806

قدیمی • اولین • شہرہ آفاق
مطب حمید
۱۹۱۱ء سے مصروف خدمت ادارہ
مشہور دواخانہ رجسٹرڈ
جی ٹی روڈ نزد پنڈی بائی پاس گوجرانوالہ
فون: 254634

ہر گھر میں ہر وقت رکھنے کی دوا
• گیس ٹربل • قبض • بدہضمی • کمی بھوک
ہاضمون رجسٹرڈ
خط لکھ کر بذریعہ ڈاک طلب کریں
نصرت دواخانہ ربوہ

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
فرائض کی ادائیگی خواہ دینی ہو یا دنیاوی طاقت و توانائی کی ضرورت ہے۔ اس کیلئے ہماری قابل اعتماد زود اثر دوائیں استعمال کریں۔
زرد جام عشق
شباب آور موتی
سونے چاندی کی گولیاں
حب ہمزاد
معجون فلاسفہ
لبوب کبیر خاص
خمیرہ ابریشم حکیم ارشد والا
نواب شاہی گولیاں
ناصر دواخانہ گول بازار ربوہ
فون نمبر 212434-04524- فیکس- 534